قولہٗ تعالیٰ

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ باتوں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے

قصیدۂ

نمازی و بے نمازی معہ مناجات دلسوزی

مصنفہ

حضرت مطلع انوار ذی المجد والوقار الحاج مولانا المولوی

عبد الجبار شہید رحمۃ اللہ علیہ ساکن اندانگ

منگڈو ۔ ضلع اکیاب

برما

باہتمام عالی ہمم مصدر جود و کرم الحاج مولانا

اسعد اللہ صاحب رئیس التجار منگڈو طبع شد

دیباچہ

(ازطرف مولف)

هوالمستعان۔ ایں قصیدۂ نمازی و بے نمازی ومناجات مولاذی دلسوزی برائے اطمینان قلبی بزبان مادری "روحانئی" برائے عام فہم اہل اسلام خصوصًا باشندگان ارکان حق المرام خداجوئی در محمدی صلی اللہ علیہ وسلم شرم وحیا درکنار زبان مادری اختیار اختصار بمختصر آوردہ ام تا قاریان خوش بیان ازبہر ہدایت مسلمانان بے فکر وسستی کار بردارند۔ وہدایت مسلمانان برہدایت خود لازم وملزوم واجب المفہوم شمارند۔ زیادہ ازیں چہ عرض نمایم۔ فقط

والسلام

نیازمند عبدالجبار عفی عنہ

نوٹ درمیانی مصرعہ میں جہاں ٢ لکھا ہوا ہے اس کا مطلب دوبار پڑھنا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

تَسْمِیَہْ تَحْمِیْدَ مَازِ عَرَبِیْ خَتَمْ — اُرْدُوْ فَارْسِیْ کِنَارَتْ رَاکِیَا اِلْدَمْ

رُوْحَانْعِیَا بَارِشْی لُوْکِ بُوْنِ ٢

شُوْنَ شَبَ بَانِیْ نِیْرَ بَخَنْ — اِکْتَا قَصِیْدَہ کَھِیْ نَمَازِ رْگَارَنْ

مَنْرَحَا بِیْدَا شْ ٢

دِشْ بَدِشْ جَتَ مُسْلْمَانَ — مُسْلْمَانَرْ دِیْنَرْ نَمَازِ نَمَازَرْ فَرْمَانْ

حَدِیْثِ قُرْاٰنِ اَسِ ٢

اَعْ فِیْسِ تَھَارَ بَیَانْ — فَرِیْلِ شُوْنِیْلِ فَایْبِ وَشِمِ اَمَانْ

مُسْلْمَانْ بَھَائیْ جَتَ اَسُوْ ٢

بَا فِیَا سَاوْ گَارْخَانَہ خُدَارْ — کَتُوْ لُوْکَ اَسِ جَاءِ سَارْدِ تَابَازَارْ

خُدَارْ کَامِ بَالَائیْ اَسِ ٢

عزت فاء میشلانج غاء — صافا غوی لنغی دوتی مجلس جاء

لوک تار مائن کر ۲

نماز فر تعار قطار — غر کون لشی تالک کوال فار اجا

مصلیر نصیب بالا ۲

فلا غلا نماز فنت جار — دف کبر نتن فو شاک الک کاجا

شاباش شاباش مصلی بہای ۲

جتن نماز فتر — فاغناد اجا بے نمازی تیتان نور

نماز وقت خیل ۲

مصلیے نماز دعا فر — کم بختیا بے نمازی حقہ توای مر

باہا عقل کرو ۲

نماز فر مسلمانر بیتا — غفلتی بہانہ گر نصیب جار فلما

بروا فسو سر کتا ۲

ہشت ماتا قطار رفیش — لئر افا بار ھیب کتاب اس

بے نمازی جت لوک ۲

کالا موکہ ھیب تہار — دھلا لوفی مغا دوتی مسلمان کولاش

مسلمانر کام کی کر ۲

لار مر ذات ذو فائت سا — شکر بار جعار کال قنا کام جا

شے کتا تیب خار ۲

شرم کرا کوذائی ھوی — کح فر کح غر کح تالک بوی

مسلمانر گھر فیذ ای ۲

غق شدای میسا کتا کوی — کنت خیال نی گر دادادی قی

شغل مری غیش ۲

ماتیر نیس جایئبا اکدن — بہای بندو بابی افن ھیب بن

بن دش کی کامای ۲

مرد هو يا مسجد ۾ آهي — زنا نار ۾ غار ۾ مت وقت حيل ڏاي

عجب ڪي تماشا ٢

ڌرم نا شاد ڌرم سوڙ ڪري — الله ۾ حڪم روزه نماز ڪسوئي فر

شمت اس جت ٢

لوڪ ڪتو ڏڪيت بيشڪار — روزه نماز دعا ڪلمه دل نائي تار

شتار ذات ڪو ذات ٢

صفر ماتات نلا ڪوآب ڪائي — شڪر بار جمعار ڪال جنگل فلائي

جنگلي لوڪ جت اس ٢

موت ڪاس نبوز راڪن — الله رسول فاشر يا ڪتائي ديس من

ساير دينا دنيار ماز ٢

ڪي ڪام شاز ساو بيشار يا — مزباني ڪابا سو الله مصلي ڏاڪيا

دنيار رسم مت ٢

ذات ذات مصلي ڏا ڪيا — ٻهات ڪابائي سنڌي مان مصلي لاغيا

مصلي ۾ مرتبه ڪتو ٢

ڪيبا سوٽ ڪيبا بر جن — خاقحا قابيو تارا الله ۾ درشن

شوجيز ڪوال بالا ٢

موڪه ڪالا نهيب تهاز — خوشحالي ڪريا جاء مسجد بازار

ٻهالا بوز اسينو شب ٢

حساب ليب خدا ونداسائي — حرام حلال نکي بدي بيسار يا بائي

سوٽ برو ڪي ڪام ڪرو ٢

بانيا ساو شڪل و شاز — وشار شمشار مار مولا زير بازار

باز از بشائس ٢

شڪل اس ڪسو اونا نائي — مايا جال باريلش توائل نفائي

مولا ڏي تر براشا ٢

دُلِتّ دُشاکَنْدُ اِیبَا تَمَام — عَبْدُالْجَبَّار فَرْکاش اَسِ وَدیْنِزنَام

آنْدَ اَنْغِرِ فارا رْمازِ ۲

باشَا اَسِ تُونِ بہاتِ کائ — رُوْجَا اَنْغِبَا زُبان گَیْلَام تَیشِدْ اَدَا رِیْ

شکل دُعا کَرْوْ ۲

اَتارَہ سَوسَاتِر نَبُوِی سَن — عِیْسَوِیت جِسَا فَایِبا کَنْدَ اِرْکن

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بہائی ۲

بافن بِن آرْکِیسُو نائی — بَانِبْلِشِ اللّٰہُ تعالیٰ شَمْ نیقت فائی

با فو با فو مُسلمان بہائی

تمت بالخیر

۸۶

مُناجاتْ مَوْلَاذِی دُعاءِ دِلْسُوزِی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مَوْلَاذِی تَرْبَرَاشَا دُکھ دِشَاکَنْدُ اَیبَا تَمَام

فَقِیْرِ غَرِیْبِ اَمِی تُمَانْرَ غُلَام

مَوْلَاذِی تَرْبَرَاشَہ

مَوْلَاذِی تَرْبَرَاشَا کَرِی اَشَا آتْ حِسَابْ

غُنَا خَطَاجِتَا کَسُو کَرِی دِیْبَا مَعَافِ

مَوْلَاذِی تَرْبَرَاشَا

مَوْلَاذِی تَرْبَرَاشَا کَرِی اَشَا یِعِی رَاتْ وَدِنْ

کَیْفَلْ ہَارِیْبَ اَمِی دِیُو مَرْشے سِیْن

مَوْلَاذِی تَرْبَرَاشَا

مولاذی تر برا شارانی ماشاتو شاسامان نای
دوڑ دراز مسافری کی فر گا رجا ئی

مولاذی تر برا شا

نابود هیت فانی هیت خالق انی خالت مرن
ایسا هی قادر تو می فر بو نیر نجن

مولاذی تر برا شا

ملک الموت دری روح لیب بلا زوری کریا الق
ایمان امان مو ریا را کیبا بر حق

مولاذی تر برا شا

اجل اشیب جب فهیلا منزل تی قبر شاندائی
اکا شری شب میلی دیبو غو ئی نیلا ئی

مولاذی تر برا شا

سو طرف ماتر دھر تلی ماتر نا ئی شر تھارا ندا
کی کج کی غر مور ئے بخا لی خبر

مولاذی تر برا شا

منکر نکیر دوئی فرشته تکال اشیا فو سیب تکن
من ربک سوالت جواب دیب کمن

مولاذی تر برا شا

خدا او رسول دین فرشته لیب شین کری بینکار
بهای بندو بنا بنی شے دن ئے کار

مولاذی تر برا شا

یغانه بیغانه بهای شئی وقت کیو نا ئی شین اکا شر
تومی بین مولا مور کے لیب خبر

مولاذی تر برا شا

دوسترامنزلر مازفرشته مارسولالی بنده ار افر
کیفر کار هیبو بنده ابیر کلر بیشر

مولاذی تر براشا

پل صراط منزل ار گهر متیدهار دوزخر افر
غنار نو نجا کاندی کری فارا ایست دسر

مولاذی تر براشا

حشر میدان کا منمان بنده رنیدان
وقر اذی کنی مولا کر یبا امان

مولاذی تر براشا

نیکی بدی وزن کری اعمالنامه مهمارى تومار فرمان
کی حکم کر مولا نجالی شندان

مولاذی تر براشا

دوزخر در کاپ تیوتر تهر شندان نجالی
کنت شفی کر جدای رسول ربانی

مولاذی تر براشا

رسول رب العالمین قیامتر دن وکیل درگار
زهیل تو دنیار چیز شکل وشار

مولاذی تر براشا

الله غفار امی بنده غنا غار غنا بخشایبا
تبر حشر مؤر باسا ئیبا لیبا

مولاذی تر براشا

ارقت تتوق شق تار فارتق نجالی کیفای
رسول الله ر شفار ش بت اشا کستو تای

مولاذی تر براشا

لڑکائی جوانی بُور احیل سب فانی آرعونا تائ

شفنرمت لِستی بِن ہستی مَن نا ئ

مولا ذِی تر برا شا

رلت جائیت شارکنت مترخالی ہائلت کتائ فائ

دیکا مونکی ماریبودے دروانِ فائ

مولا ذِی تر برا شا

کتائ سیلام کتائ جائ راشتہ گاتسنی نائ جائموکن

تہان تہانِ سکیدا رودا روغہ سِر جن

مولا ذِی تر برا شا

دعا کلمہ شنغی جن دعا ماغو جن جن ہیب غی امین

برحمتک یا ارحم الراحمین

فقط

الحاج مولنا عبد الجبار شہید

صاحب قصیدہ کی مختصر

سوانح حیات

ولادت مولانا شہیدؒ ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۸۶۷ء میں بمقام انڈین (انداگ) تحصیل منگڈو ضلع اکیاب پیدا ہوئے۔

تعلیم آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کی بستی کے مکتب میں مولوی کالو صاحب کے یہاں ہوئی۔ مولانا عبد الجبار شہید کے والد ماجد میانجی واعظ الدین کو تعلیم و تربیت کا غیر معمولی جذبہ اور بہت اعلیٰ خیال تھا۔ اس لئے آپ کی ابتدائی تعلیم بہت اچھی ہوئی۔ پھر ۱۸۸۵ء باغگونہ بستی تشریف لائے۔ اور مولنا علی اکبر صاحب کے حلقۂ درس میں داخل ہو گئے باغگونہ گذشتہ صدیوں میں علم و ارباب علم کا مرکز رہا ہے۔ اور مولنا علی اکبر صاحب کا مدرسہ تشنگان علوم کے لئے چشمہ

حیوان بنا ہوا تھا۔ مولانا شہید باگگونہ میں رہ کر نہایت محنت و مشقت سے علمی استفادہ کرتے رہے۔ استاد نے بھی اپنی توجہ و عنایت سے اپنی اولاد کی طرح تعلیم و تربیت میں کوتاہی نہیں کی چنانچہ آپ نے وہیں درجات وسطیٰ کی تعلیم پایہ تکمیل تک پہونچائی۔ بعدہ سنہ ۱۸۹۰ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے کلکتہ تشریف لے گئے۔ اور مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ پھر سنہ ۱۸۹۵ء کو وہاں سے سند فراغت حاصل کر کے وطن واپس آکر درس و تدریس اور تبلیغ و اصلاح میں مصروف ہو گئے

ازدواج سنہ ۱۸۹۶ء کی ابتدا میں حاجی عظیم الدین (برادر خرد مولانا الحاج قاضی احمد علی البٹائینگوی) کی دختر نیک اختر مسماۃ بھلائی سے آپ کا نکاح ہوا۔ موصوفہ نہایت ادب شناس، سلیقہ مند اور مزاج داں خاتون تھیں۔ لہذا مولانا شہید کی بڑی چہیتی بنیں۔ انہیں کے بطن سے مولانا شہید کے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ سنہ ۱۹۱۹ء کی مشہور کھانسی بیماری میں مسماۃ کا انتقال ہوگیا۔

مولانا شہید کی دوسری شادی حاجی عظیم الدین الیٹائینگوی کی

دوسری لڑکی مقیمہ خاتون سے ہوئی۔ ان کے بطن سے مولانا الحاج جلال الدین پیدا ہوئے۔

زیارت حرمین سنہ ۱۹۲۴ء میں ہمراہ برادر یعنی حاجی عبدالستار صاحب مولانا شہید حج و زیارت کی مقدس نعمت سے مشرف ہوئے۔

اولاد مولانا شہید کے کل چھ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ حاجی سید احمد۔ حاجی احمد اللہ۔ حاجی عبدالمالک۔ حاجی مولانا بشیر اللہ۔ حاجی نذیر احمد۔ الحاج مولانا جلال الدین۔ راحت النساء۔ آسیہ خاتون۔

کارنامے مولانا عبدالجبار شہید رحمۃ اللہ علیہ سادہ وضع کے عالم باعمل اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ کے آباء واجداد بہت پرانے زمانے سے ارکان میں آباد ہیں۔ آپ معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا کے کمالات علمی و عملی کا فہرست بہت طویل ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، اتباع سنت اور پابندی شریعت میں آپ کا رتبہ نہایت بلند تھا درس و تدریس اصلاح و ارشاد آپ کا خاص مشغلہ رہا ہے عرصہ دراز تک آپ کا مدرسہ جاری رہا چنانچہ مولانا سعید کریم کلومی۔ الحاج مولانا افلاطون اور الحاج مولانا شفیق الرحمن آپ کے نامی

گرامی شاگرد ہیں۔ آپ کو علمی فضیلت کے ساتھ ساتھ ذوق نظم اور قصیدہ گوئی کا بہترین سلیقہ تھا۔ چنانچہ آپ نے سنہ ۱۸۹۷ء میں اپنے مشہور قصیدہ بے نمازی و مناجات دلسوزی اپنی مادری زبان روانگی میں تالیف فرمائے اور طبع ہو کر شائع بھی ہوتے۔ اس مولویانہ اور صوفیانہ زندگی کے ساتھ کسب حلال کا سلسلہ بھی بلند پایہ پر جاری تھا۔ آپ کا مقولہ ہے کہ کسب حلال کے بغیر روحانی کمالات کے دروازے نہیں کھلتے۔ مولنا شہیدؒ عمر کے آخری حصے میں تصوف و سلوک کا رنگ غالب آیا تھا۔ آپ نے مولنا شاہ عبید اللہ صاحب مجددی سندھی پرانگی سے فیوض باطنی کی تکمیل کی اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ نیز آپ کو طریقہ چشتیہ میں بھی اجازت حاصل تھی۔ اطراف و جوانب کے بے شمار لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوتے۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں مولنا شہید نے مناجات مولاذی و دعائے دلسوزی قصیدہ اپنی مادری زبان میں تالیف فرمایا جو نہایت مؤثر اور جاذب قلوب ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام عمر درس و تدریس، ارشاد و تلقین، اصلاح و تربیت اور طریقۂ سلوک کی تکمیل میں صرف کردی اور آخر میں شہادت نصیب ہوئی۔

واقعہ شہادت

مولنا عبدالجبار شہید گذشتہ جنگ جاپان کے دوران میں ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ء قومی خونریز فساد میں مگوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ انڈاتنگ ندی کے شمالی کنارے پر شہید ہو گئے۔ جائے شہادت سے تھوڑے فاصلے پر شمال کی جانب عام راستے کی بائیں طرف آپ کا مزار پُر انوار واقع ہے۔ برد اللہ مضجعہ

ونور اللہ مرقدہ

احقر بشیر اللہ عفا عنہ ابن مولانا شہید

الانوری تلمذاً والارکانی توطناً

جائزے

الحمدللہ والمنۃ۔ رسول الثقلین تیرہ سو برس پہلے پیشین گوئی فرما گئے کہ میری امت میں ایک وقت ایسا آنیوالا ہے جبکہ لوگوں کے کلام انبیاء کی کلام کی طرح ہوں گے۔ ان کی قلوب بھیڑیوں کی قلوب جیسی ہوں گے۔ اس کے بعد فرمایا نہ وہ لوگ مجھ سے ہوں گے اور نہ ہی میں ان میں کا ہوں۔

غور کیجئے موجودہ زمانے کی عام حالت یہ ہے کہ واعظوں عالموں کی کمی نہیں۔ شاید ہی کوئی بقعۂ زمین ہوں گے جہاں اہل علم نہ پائے جاتے ہوں۔ مقررین تقریر نہ فرماتے ہوں۔

مولوی صاحب علمی کارنامے دیکھاتے ہیں بہت آگے ہیں۔ واعظ شیریں بیان جواہر فصاحت و بلاغت اگلنے میں مقام ثریا سے کہیں اوپر ہے البتہ کسی چیز کی کمی ہے تو وہ اثرات ہی ہیں جیسے تعلیم و تقریر کا مقصد

اصلی قرار دیئے جاتے ہین۔ دل ان سنہری مضامین کو جگہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ قلب قلب نہیں رہی بلکہ سنگ خیرہ ہے جس سے انفعالی حیثیت بالمعدوم ہے وجہ صرف یہی ہے کہ خود پسندی، ریا و نمود کا دور دورہ ہے۔ مقرر اس لئے برسر منبر ہے کہ مخلوق واہ وا سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر اس کی خوش بیانی پر داد دے۔ سامعین کرام یوں تشریف فرما ہیں کہ بقول غالب ؎ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔

نہ دوزخ کی ہولناکیوں سے ڈر نہ جنت کی نعمتوں کا ارماں

ہر طرف اغراض و مقاصد کو داخل دین کرکے پیش کئے جا رہے ہیں قانون شریعت ہر اعتبار سے گراں ہے۔ شیطان کی غلامی منظور رب العٰلمین کی اطاعت سے گریزاں، ان جیسے حالات سے متاثر ہو کر ہی شاعر نے کہا ہوگا۔ ؎

بتوں سے امیدی خدا سے ناامیدی ✻ تو ہی بتادے اور انداز کفر کیا ہے

؎ سیکھ لو طرز وادا شیطان کی ✻ دھواں اڑا دو گلشن ایمان کی۔

فضیلۃ الشیخ الحاج حضرت مولانا بشیر اللہ سابق شیخ الحدیث جامع العلوم شعدار پاڑہ ہنگڈو کی نگاہ حقیقت شناس ان حالات کو دیکھ کر متاثر تھی۔ کوئی حل سامنے نہیں تھا

کہ کیا کیا جائے۔ ایک مدت کے بعد ظلہ العالی کی نکتہ رس اور خداداد ذکاوت نے تاڑ لیا کہ لوگوں کا بے حس قلوب کو حرارت ایمانی سے گرمانی کے لئے ان ملفوظات کا پردہ عام میں آجانا ضروری ہے جن کے حیز اصلی خلوص کے پیکر تھے اس میں ایمانی قوت موجزن تھی۔ خدائی الہام کے مرکز تھے۔ خلوص سے نکل کر ہی اخلاص پیدا کرنے میں پورا اترے گا۔ لہذا سب سے اول حضرت والا کی نگاہ دور بین خصوصاً ارکانی عوام کی اصلاح کے لئے قصیدہ و مناجات ہذا پر پڑی کہ اس کا اس انداز سے چھپ جانا چاہیئے۔ جیسے ہر خاص و عام بزبان خود پڑھ سکے۔

البتہ یہ کام مشکل ضرور تھا ایک تو اس لیئے کہ نسخہ ایک جا مکمل موجود نہ تھا۔ مگر اس کے لئے مولانا مدظلہ کی کوشش کافی ہو سکتی تھی۔ لیکن اخراجات کا مسئلہ کچھ پیچیدہ تھا حضرت والا کی مالی کمزوری اس کی اجازت نہیں دے رہی تھی کہ بغیر وساطت غیرے اس کا خود حامل بنے، اہل خاندان کی طرف نگاہ بلند کی تو سب ہمت کے چور تھے۔ اخر کار محترم المقام حضرت مولانا الحاج اسد اللہ صاحب مدظلہ العالی کی دینداری حضرت کی تشنگی کے لئے

باران رحمت بنی۔ اور اس منظم موتیوں کی چھپائی کے بندوبست ہو کے رہا جہاں تک خیال کیا جاتا ہے یہ قصیدہ و مناجات ارکانی باشندوں کے لئے خاص طور پر زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ ہاں ضرورت ہے کہ مرد عورت بوڑھے بچے اس کو زبانی یاد کر کے اکثر اوقات پڑھتے رہا کریں۔ دل پسیج جائے گا۔ فکر آخرت اور موت کی ہولناکیاں دامن گیر ہوں گی اور یہی کامیابی کا مرحلۂ اوّل ہے۔

آخر میں عرض کیا جاتا ہے کہ اس کی چھپائی اور اشاعت میں جن حضرات کی سعی شامل ہے انہوں کے لے خصوصاً اور مسلمانان عالم کے لئے عموماً دنیا و آخرت کی بہبودی کے لئے دعا کریں کہ اللہ انہیں اپنی رحمت خاص سے نوازے۔ آمین۔

فقط والسّلام

خاکسار شفیق احمد عفرلہ یکے از اولاد ابن مؤلفؒ

اندانگی